306


رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

# الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ — مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ — یوم چہارشنبہ — مطابق ۳ مارچ ۱۹۳۷ء — نمبر ۵۰


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان یکم مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد نقرس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ اچھوت اقوام علاقہ سرگودھا شاہ پور اور لائل پور میں۔ اور مولوی عبد المالک خان صاحب لکھنؤ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے۔

مدرسہ احمدیہ اور نصرت گرلز ہائی سکول کا سالانہ امتحان شروع ہو گیا ہے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### نفسانی مولویوں اور خشک زاہدوں سے خطاب

"اے نفسانی مولویو۔ اور خشک زاہدو۔ تم پر افسوس۔ کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں۔ بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں۔ اور تم پیر مغاں بنے رہو۔ اپنے دلوں پر نظر ڈالو۔ اور اپنے اندر کو ٹٹولو۔ کیا تمہاری زندگی دُنیا پرستی سے منزّہ ہے۔ کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو۔ کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو۔ جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے۔ پھر کیا یہ سچ نہیں۔ کہ تم مثیل مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو۔ تا خدا تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئیں گے۔ اور اس خوانِ نعمت سے حصہ لیں گے۔ لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے۔ کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا۔" (ازالۂ اوہام صفحہ ۶۰۵)

# جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ کا استغاثہ

## ایڈیٹر "مجاہد" اور احراری لیڈر چوہدری افضل حق کے خلاف

گورداسپور یکم مارچ ۱۹۳۷ء جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلےٰ نے اخبار مجاہد ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ ایک مضمون کی بنا پر مشتاق احمد ایڈیٹر مجاہد۔ چوہدری افضل حق اور نظام الدین مالک نورانی پریس پرنٹر و پبلشر پر ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ مبلغ پچاس سو دس روپے کا دائر کیا ہے۔ آج اس کی سماعت ہوئی۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لاہور جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر اور مدعا علیہم کی طرف سے لالہ ایشا وری لال صاحب اور شیخ شریف حسین صاحب وکیل تھے۔

آج جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ جناب غلام محمد صاحب اختر لفٹنٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب اور جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی شہادت ہوئی۔ مفصل بیانات کل کے پرچہ میں درج کئے جائینگے

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۲۸ فروری ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

25. M. Najmud Din Esqr Balgrad (Yugoslavia)
26. Mr Anwar Shattir Esqr Belgrad (Yugoslavia)
27. Mr. Lawal Esqr Lagos Africa
28. Mr. Nasiratu Esqr Lagos Africa.
29. Mr. Mohd Jan Esqr Roma.
30. Balanda Esqr Tabora Africa
31. Mr Ibrahim Esqr Bodapest

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تحریک جدید کا چندہ دوست جلد سے جلد ادا کریں!

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

بعض نہایت اہم ضروریات کی وجہ سے اور تحریک جدید کی جائداد خریدنے کی وجہ سے تحریک جدید کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ اور کام کے رُکنے کا احتمال ہے۔ ابھی گذشتہ دو سالوں کا بھی پچیس ہزار کے قریب روپیہ دوستوں کے ذمہ باقی ہے۔ جس کی نہ معافی انہوں نے لی ہے۔ اور نہ ادا کیا ہے۔ اس سال کی آمد بہت ہی کم ہے۔ تین ماہ میں صرف بیس ہزار کے قریب روپیہ آیا ہے۔ حالانکہ چالیس ہزار سے اُوپر آچکنا چاہیئے تھا۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال انہوں نے اپنی خوشی سے غیر معمولی مالی بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ اور اس کے لئے غیر معمولی احتیاط اور غیر معمولی قربانی کی ضرورت ہے۔ پس ہر جگہ کی جماعتوں کو چاہیئے خاص زور دے کر چندہ تحریک کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور زائد کارکن جو کام کرکے چندہ کے علاوہ ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کرکے وصولی کے کام کو وسعت دیں۔ اس وصولی کا اثر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ حقیقی قربانی اور ایثار سے کام لے کر سارے بوجھ جماعت کو اٹھانے چاہئیں تا اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں۔ اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو:

خاکسار مرزا محمود احمد۔

# بقایادار کون ہے؟

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک فیصلہ مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا تھا۔ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں پر کارکن یا نمائندہ (مجلس مشاورت) صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔" اس فیصلہ میں جو یہ تحریر ہے۔ کہ کارکن اور نمائندے ایسے ہوں جن کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔ اسکی تشریح یہ کی جاتی ہے۔ کہ بقایادار وہ شخص سمجھا جائے گا جس کے ذمہ شہری جماعتوں میں تین ماہ سے زیادہ کا چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں میں ایک سال سے زیادہ کا چندہ واجب الادا [illegible]

# لاہور کے خریداران الفضل

معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر عبدالحکیم نے جس کے سپرد لاہور میں اخبار الفضل تقسیم کرنے کا کام تھا۔ بعض اصحاب سے قیمتیں وصول کی ہیں۔ مگر دفتر میں داخل نہیں کرائیں۔ اور نہ ان کے متعلق اطلاع دی ہے۔ ایسے اصحاب اگر رسیدیں دفتر میں ارسال فرما دیں۔ تو ان کی رقم ان کے حساب میں مجرا دے دی جائے گی: مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

# ریاست کشمیر میں کرنل کالون کا عہدِ وزارت

جب مسلمانانِ ریاستِ جموں و کشمیر میں اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت اور ان کے حصول کے لئے سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ اور اسے حکومت کے عاقبت نااندیش عمال نے جبر و تشدد کے ساتھ دبانے کی کوشش کی۔ تو حالات نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی۔ اور ایک عام ابتری پھیل گئی۔ ایسی صورت میں ضروری سمجھا گیا۔ کہ ریاست کی عنانِ حکومت ایک انگریز کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ اور اس منصب کے لئے کرنل کالون کو منتخب کیا گیا۔ اب جبکہ کرنل صاحب موصوف چند سال ریاست کی خدمات سرانجام دینے کے بعد ریاست سے واپس جا رہے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے عہد پر مختصر تبصرہ کیا جائے:۔

ریاست جموں و کشمیر کی بے کس اور مظلوم مسلمان رعایا کو جس کی چیخ و پکار کرنل کالون کی ریاست میں تشریف آوری کا موجب ہوئی تھی۔ کوئی فائدہ پہونچا۔ یا نہیں۔ خود ریاستی حکومت کو ضرور فائدہ پہونچا۔ اور آج جبکہ کرنل صاحب ریاست سے رخصت ہو رہے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ریاستی حکومت کو رعایا کے مقابلہ میں جس حالت میں پایا تھا۔ اس سے بہت زیادہ مضبوط صورت میں اسے چھوڑ رہے ہیں۔ گویا کرنل کالون کے عہدِ حکومت کی برکت سے ریاستی حکومت آج ہر قسم کی ایجی ٹیشن کو دبانے کے لئے پوری طرح مسلح۔ اور مضبوط نظر آ رہی ہے۔ سابق وزارت کی بدنامی کی ایک بڑی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اس نے آئینی ایجی ٹیشن کے مقابلہ میں ایسا رویہ اختیار کیا۔ جو فسادات اور خونریزی کا باعث بنا۔ اور پھر ان فسادات میں اس طرح کھلم کھلا تشدد سے کام لیا گیا۔ کہ اس نے اپنے آپ کو ظالم اور رعایا کو مظلوم ثابت کر دیا۔ مگر کرنل کالون کے زمانہ میں معاملہ اس کے برعکس رہا یعنی ہر موقعہ پر حکومت نے لوگوں کو ظالم اور قانونی حدود کو توڑ کر بدامنی پیدا کرنے والے قرار دیا۔ اور اس طرح ایجی ٹیشن کو دبانے کے لئے قریباً اسی قسم کے تشدد کے لئے راہِ جواز نکال لی۔ جو پہلے کیا جاتا تھا:۔

اس طریقِ عمل کی کامیابی کی ایک وجہ تو یہ ہوئی۔ کہ حکومت کی مشینری پہلے سے بہت زیادہ منظم ہو گئی۔ اور دوسری یہ کہ پبلک کی صحیح طور پر راہ نمائی کرنے والا کوئی لیڈر نہ رہا۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کا شیرازہ آپس کی نااتفاقیوں۔ خودغرضیوں اور غداریوں کی وجہ سے بکھر گیا۔ اور ان کی وہ متفقہ و متحدہ آواز جس کے سامنے حکومت کو جھکنا پڑتا تھا۔ بے اثر ہو کر رہ گئی۔ اور آج یہ حالت ہے کہ اس قدر جانی اور مالی نقصانات اٹھانے کے بعد مسلمانانِ ریاست اسی جگہ کھڑے ہیں۔ جہاں پہلے تھے۔ حالانکہ حکومتِ کشمیر مسلمانوں کی شکایات پر جس سرگرمی سے توجہ مبذول کرنے لگ گئی تھی اور اصلاحِ حالات میں معروف ہو گئی تھی۔ اس کا تقاضا یہ تھا۔ کہ آج حالات بالکل مختلف ہوتے:۔

مسلمانوں کے کئی ایک مطالبات منظور کر لئے گئے۔ اصلاحات تجویز کی گئیں۔ ان کے نفاذ کے اعلانات کئے گئے۔ مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ جہاں تک اصلاحات کا نفاذ۔ اور مظلوم رعایا کی شکایات کے دور ہونے کا سوال ہے۔ کرنل کالون کا عہدِ وزارت کوئی خوشگوار یاد باقی نہیں چھوڑ رہا۔ اور باتیں تو الگ رہیں۔ ملازمتوں میں بھی ابھی تک مسلمانوں کو مقررہ حق کے مطابق حصہ نہیں مل رہا۔ ہم کسی دوسرے موقعہ پر اس مایوس کن حقیقت کی وضاحت کریں گے۔ کہ جن اسامیوں کا تعلق کلیۃً وزراء کے ساتھ تھا۔ ان میں بھی مسلمانوں کے حق میں نتیجہ ایک فیصدی نہیں نکلا۔ ہمیں معلوم ہے۔ کہ کرنل کالون ہر سال سرکلر جاری کر کے تاکید کرتے رہے۔ اور گوشوارے طلب کر کے حالات کا مطالعہ کرتے رہے۔ مگر ان کی اس جدوجہد کا نتیجہ بھی مسلمانوں کے لئے کچھ نہ نکلا۔ ہم ذاتی طور پر کرنل کالون کی ان مساعی کو قابلِ تعریف سمجھتے ہیں جو ملازمتوں میں مسلمانوں کی کمی پوری کرنے کے لئے انہوں نے کیں۔ کاش کہ مساعی نتیجہ خیز اور بارآور ہوتیں اور آج ہم مسلمانانِ کشمیر کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کرنل صاحب موصوف کی خدمت میں ہدیۂ شکرگزاری پیش کر سکتے۔ اس وقت تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے حق میں کرنل صاحب موصوف ایسے مدبّر وزیراعظم کی جدوجہد کا بھی بے نتیجہ ہونا بتاتا ہے کہ مرض ایسی جڑیں پکڑ چکا ہے۔ جس کے لئے بہت زیادہ ماہر طبیب۔ اور بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے:۔

اس موقعہ پر ہم اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کرنل کالون کی ذاتی شرافت اور حسنِ اخلاق کے وہ تمام لوگ مداح ہیں۔ جن کو ان سے واسطہ پڑا:۔

# خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی تجویز

کچھ عرصہ سے اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ کہ مصر میں خلافت کے قیام کی تجاویز کی جا رہی ہیں۔ اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کسی انجمن کا قیام عمل میں آنے والا ہے۔ اس تحریک کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ مصر اسلامی دنیا کا مرکز ہے۔ اور خلافت کا پایۂ تخت ہو سکتا ہے۔ اس لئے کسی کو خلیفہ تجویز کر لیا جائے:۔

اس قسم کی مضحکہ خیز تجاویز کو دیکھ کر جہاں ہمیں ایسی تجاویز گھڑنے والوں کی سادہ لوحی پر افسوس آتا ہے۔ وہاں ان کی حالت نہایت عبرتناک معلوم ہوتی ہے۔ وہ اس بات کی تو ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ کہ ایک ایسی ہستی ہو۔ جو ان کو ایک سلک میں منسلک کر دے اور ایک مرکز پر جمع کر دے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایسی ہستی مہیا کر لینے میں صرف اس بات کی دیر ہے۔ کہ اس کی تلاش و جستجو کے لئے انہوں نے کوئی انجمن قائم نہیں کی۔ جس وقت بھی انہوں نے انجمن قائم کر لی۔ جھٹ وہ ہستی ان کو مل جائے گی اور فوراً اُسے "خلیفۃ المسلمین" بنا دیں گے۔ اور پھر وہ تمام برکات انہیں حاصل ہونی شروع ہو جائیں گی۔ جو خلافتِ اسلامیہ سے وابستہ ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہستی خدا تعالٰے ہی کھڑا کیا کرتا ہے۔ انسانوں نے نہ کبھی پہلے کسی کو خلیفۂ اسلام بنایا۔ اور نہ آئندہ بنا سکیں گے:۔

کہا جاتا ہے۔ کہ تمام اسلامی حکومتیں مل کر تجویز کردہ خلیفہ کو اتنی طاقت اور قوت بہم پہونچا دیں گی کہ وہ دنیا کی ہر طاقت کا مقابلہ کر سکیگا۔ اور اس طرح اسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔ حالانکہ ہر ہوشمند خیال کر سکتا ہے۔ کہ یہ منصوبہ شیخ چلّی کے روائتی منصوبہ سے بھی زیادہ مضحکہ خیز ہے وہ اسلامی حکومتیں جو کسی انجمن کے تجویز کردہ ایک وجود کو اس قدر طاقتور بنا سکتی ہیں۔ کہ وہ تمام یوروپین طاقتوں کو بذریعہ جنگ نیچا دکھا سکے۔ تو خود ہی کیوں یورپ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اصلاح اعمال کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

از نظارت تعلیم وتربیت

(۴)

## اچھا پڑوسی

عن عبد الله ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الاصحاب عند الله خیرهم لصاحبه وخیر الجیران عند الله خیرهم لجاره (الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھے آدمی خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ ہیں۔ جو اپنے دوست کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہوں۔ اور اچھے پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے ہوں۔

## تین ممنوع باتیں

عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعد موعدا فتخلفه۔ (الترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو۔ اور نہ اس سے تمسخر کرو۔ اور نہ کوئی ایسا وعدہ کرو۔ جو تم پورا نہ کر سکو۔

## سب لوگوں سے زیادہ معزز کون ہے؟

عن ابی هریرةؓ قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الناس اکرم۔ قال اکرمهم عند الله اتقٰهم قالوا لیس عن هذا نسئلك۔ قال فاکرم الناس یوسف نبی الله ابن نبی الله ابن نبی الله ابن خلیل الله۔ قالوا لیس عن هذا نسئلك قال فعن معادن العرب تسئالونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا۔ (البخاری والمسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ بعض صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ کون لوگ سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ معزز وہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک باقی لوگوں سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمارا سوال اس بارے میں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر سب سے زیادہ معزز حضرت یوسف ہیں۔ جو نبی ابن نبی ابن نبی اور ابن خلیل اللہ ہیں (یعنے تین پشت سے ان کے گھرانہ میں سلسلہ نبوت چلا آتا ہے) صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ اس بارے میں بھی ہم آپ سے دریافت نہیں کرتے آپ نے فرمایا۔ تو کیا تم عرب کے رہنے والوں کے متعلق دریافت ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا۔ تو سنو تم میں سے جو جاہلیت میں معزز تھا۔ وہی اسلام میں معزز ہے۔ بشرطیکہ اس کو تفقہ فی الدین حاصل ہو گیا ہو۔

## شر الناس کون ہے؟

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه تجدون شر الناس یوم القیامة ذا الوجهین الذی یاتی هولاء بوجه و هولاء بوجه (البخاری والمسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم سب سے زیادہ بُرا اس منافق شخص کو پاؤ گے۔ جو ایک شخص کے پاس کچھ کہتا ہے۔ اور دُوسرے کے پاس جا کے کچھ اور کہہ دیتا ہے۔

## صدیق اور کذاب

عن عبد الله ابن مسعودؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة۔ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقاً وایاکم والکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذاباً (البخاری والمسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سچائی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ اور جب ایک آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ اور سچائی کو ہی اپنا شعار بنا لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو صدیق کا خطاب عنائت فرماتا ہے۔

پھر فرمایا جھوٹ سے بچو۔ کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے۔ اور فجور جہنم میں لے جانے کا باعث بنتی ہیں۔ اور جب ایک آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ اور جھوٹ کو ہی اپنا شعار بنا لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور وہ کذاب لکھا جاتا ہے۔

## جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائیگا

عن جریر ابن عبد اللهؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرحم الله من لا یرحم الناس (البخاری والمسلم)

ترجمہ:۔ حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

## بیوگان اور مساکین کی نگہداشت

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الساعی علی الارملة والمساکین کالساعی فی سبیل الله واحسبه کالقائم لا یفتر وکالصائم لا یفطر (البخاری والمسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوگان اور مساکین کی بہبود کے لئے کوشش کرتا ہے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ گویا وہ خدا تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کر رہا ہے۔ پھر فرمایا۔ میں تو ایسے آدمی کو اس عابد کی طرح سمجھتا ہوں۔ جو ہمیشہ عبادت میں ہی مشغول رہتا ہے۔ اور اس روزہ دار کی طرح سمجھتا ہوں۔ جو کبھی بھی افطار نہیں کرتا۔

---

## معلم اور مربی

نظارت تعلیم وتربیت میں بعض احباب نے جو تعلیم وتربیت کا کام کر سکتے ہیں درخواستیں بھجوائی ہیں۔ کہ انہیں ضرورتمند جماعتوں میں بھجوا دیا جائے۔ یہ احباب کسی قدر امداد کے محتاج ہیں۔ اگر جماعتوں کو معلم و مربی کی ضرورت ہو۔ تو وہ نظارت ہذا سے خط وکتابت کریں۔ اور تحریر کریں کہ وہ معلم کو کس قدر امداد دیں گی۔ اور اس کی ادائیگی کا کیا انتظام ہوگا۔

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

---

## "الفضل" کی مفت اشاعت

"الفضل" کے مفت اجرا کے لئے بعض غیر احمدی متلاشیان حق اور غریب احمدیوں کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ اور اکثر حالات میں اس قسم کے احباب کے نام پرچہ جاری کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ الفضل کے فنڈ میں مفت جاری کرنے کی گنجائش نہیں ہے اس لئے صاحب توفیق احباب کو چاہیئے کہ مفت اشاعت کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ نظارت میں مستحق احباب [illegible]

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی و اُردو منظوم کلام

جیسا کہ قبل ازیں عرض کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی۔ اور اردو منظوم کلام کو دُوسرے شعراء کے کلام سے جو چیز ممتاز کرتی ہے وُہ حضورؑ علیہ السلام کی حقیقی محبت اور سچی تڑپ ہے۔ جو آپ کو خدا تعالےٰ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اسلام اور قرآنِ کریم سے تھی۔ خدا تعالےٰ کی ذات کو جن الفاظ میں آپ نے مخاطب کیا ہے وُہ دُوسرے شعراء کے کلام میں بالکل ناپید ہیں۔ مثلاً حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

قُربان تُست جانِ من اے یارِ محسنم
با من کدام فرق تو کردی کہ من کُنم

اس شعر میں "جانِ من" اور "یارِ محسنم" کے الفاظ کس قدر حقیقی محبت اور سچی تڑپ کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے اُردو منظوم کلام میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں۔ جنہیں دُوسرے شعراء نے خدا تعالےٰ کے لئے استعمال نہیں کیا۔ مثلاً ؎

اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھکو نہیں تجھ بن نگاہ

اے میرے یارِ جانی کر مجھ پہ مہربانی
ورنہ بلائے دُنیا اک اژدہا ہی ہے

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

ان اشعار میں "یارِ یگانہ"۔ "یارِ جانی"۔ "جاں کی پناہ"۔ "پیارے ساقی"۔ الفاظ ایسے ہیں۔ جو حضورؑ ہی کے قلبِ مطہر سے نکلے اور ان الفاظ سے خدا تعالےٰ کے ساتھ جو حقیقی محبت اور سچا عشق ظاہر ہو رہا ہے۔ وُہ اپنے طور پر صوفیانہ طبائع رکھنے والوں کے لئے بہت بڑا سامانِ تسکین ہے:۔

---

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے پیشوا و مقتدا سید المرسلین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تو اس قدر محبت اور عشق تھا۔ کہ ایک مقام پر فرماتے ہیں ؎

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے توام
وقف راہِ تو کنم گر جاں دہم صد ہزار

اور ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف لکھنے میں حضورؑ کا قلم رواں ہوتا ہے۔ تو بس رُکنے میں نہیں آتا۔ گویا ایک دریائے محبت ہے۔ جو قلم کی نوک سے صفحۂ قرطاس پر بہتا چلا جا رہا ہے۔ مثلاً

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

آں چراغش دادِ حق کش تا ابد
مے نترسد از غم زباد صرصرے

پہلوانِ حضرتِ ربِ جلیل
بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتِ روشن ترے

یہ وُہ نظم ہے۔ جسے اشد ترین معاندین بھی پڑھ کر سر دُھنتے ہیں۔ ایک اور جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضورؑ کا قلم یوں رواں ہوتا ہے ؎

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست بُرہانِ محمدؐ

دِگر اُستاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

تو جانِ ما منوّر کردی از عشق
فدائت جانم اے جانِ محمدؐ

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اس نظم کو بھی مخالفینِ احمدیت بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ضلع کیمل پور کے دُور افتادہ علاقہ میں مجھے ایک دفعہ جانیکا اتفاق ہوا۔ تو ایک گاؤں میں مَیں نے دیکھا غیر احمدیوں کی جامع مسجد کے دروازہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا نظم کا پہلا شعر خوشخط۔ اور موٹے حروف میں لکھا ہُوا تھا:۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہت سا فارسی کلام ایسا ہے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف میں حضور علیہ السلام نے دریائے معرفت بہائے ہیں۔ یہی حال آپ کے اردو منظوم کلام کا ہے:۔

---

خدا تعالےٰ۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد "اسلام" کی خوبیوں اور محاسن پر حضور علیہ السلام کی مشہور اُردو نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے"۔ میں بوضاحت آپؑ نے اسلام کو نجات دہندہ۔ پھولا پھلا گلستان۔ اور ہر وقت زندہ نشانات دکھانے والا زندہ مذہب پیش کیا ہے:۔

حضور کے فارسی منظوم کلام میں اسلام سے حقیقی محبت اور اس کی اشاعت کی جو سچی تڑپ نظر آتی ہے۔ وُہ بے مثال ہے۔ ایک فارسی مرثیہ جو "فتح اسلام" میں درج ہے۔ اور ایک فارسی نظم جو آپؑ نے "برکات الدعا" میں لکھی ہے اور جس کا پہلا شعر یہ ہے۔ ؎

بیکسے شُد دینِ احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمدؐ کار نیست

ہر دو ایسی چیزیں ہیں جو سنگدل سے سنگدل انسانوں کو بھی اسلام کی بے کسی پر آنسو بہانے کے لئے مجبور کر دیتی ہے:۔

حضورؑ کی آخر الذکر فارسی نظم ضلع کانگڑہ میں ایک جگہ سیرت النبیؐ کے جلسہ میں ایک احمدی نوجوان پڑھ رہا تھا۔ تو غیر احمدی سامعین میں سے بعض معزز آفیسرز جو فارسی زبان سے آشنا تھے حد درجہ متاثر ہو رہے تھے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی صاحب جو احمدیت کے اشد ترین معاندین میں سے ہیں۔ ایک عام مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی نظم خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے:۔

---

قرآن کریم کی مدح میں جو نظم حضورؑ نے "جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" کے مصرعہ سے شروع کر کے رقم فرمائی ہے۔ اس کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی اکثر دلی ذوق و شوق سے عام مجالس میں پڑھتے رہتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فارسی منظوم کلام میں "اہلِ اسلام کی فریاد" کے عنوان کے ماتحت جو فارسی نظم تحریر فرمائی ہے۔ اور جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

دردا کہ حسنِ صورتِ فرقاں عیاں نماند
آں خود عیاں مگر اثرِ عارفاں نماند

وُہ نہایت ہی دردناک ہے۔ فرماتے ہیں ؎

یوسف شنیدہ ام کہ شُدش کاروانِ معین
ایں یوسفے کہ ہیچ کسش کارواں نماند

خلق از برائے شوکتِ دُنیا چہا کنند
دردا کہ مہرِ کعبہ چو مہرِ بتاں نماند

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

---

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اور اردو منظوم کلام کے ان اقتباسات کو پڑھ کر ہر ایک سلیم الفطرت انسان اعتراف کریگا کہ جس قدر محبت اور حقیقی تڑپ اشاعتِ اسلام اور قرآن کے لئے حضرت اقدسؑ کے قلبِ صمیم میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ودیعت کی گئی۔ دورِ حاضرہ میں کسی اور کو یہ نعمت اس قدر نصیب نہیں ہوئی۔ نیز یہ کہ موجودہ صدی میں سوائے آپ کے اسلام کی خدمت کا بیڑہ اُٹھانے والا خدا کی طرف سے کوئی دُوسرا کھڑا نہیں ہوا۔ غرض آپؑ اور صرف آپؑ ہی اس فتنۂ دجال کے زمانہ میں کسرِ صلیب اور اسلام کو اکنافِ عالم میں تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہو کر دُنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ جیسا کہ حضورؑ خود بھی فرماتے ہیں:۔ ؎

منم مسیح بہ بانگِ بلند میگویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لنڈن میں تبلیغ اسلام

## متلاشیان حق سے دلچسپ مذہبی گفتگو

لنڈن کے لوگوں کی مصروفیتیں اور امور دنیا میں انہماک اس قدر بڑھا ہوا ہے۔ کہ ان کے روزانہ پروگرام میں دین کا کوئی حصہ ہی نہیں۔ ان حالات میں ان لوگوں کا مذہبی امور کے لئے وقت نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بعض کے قلوب میں امور دینیہ کی تحقیق کے لئے القا کرتا رہتا ہے ؛

### وائی کونٹ ڈوینڈن سے گفتگو

ایام زیر رپورٹ میں جو اشخاص دارالتبلیغ میں تشریف لائے اور ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ ان میں سے وائی کونٹ ڈوینڈن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ بہت سے خطابات کے حامل ہیں۔ کئی سال تک ایم۔ پی اور سکاٹ لینڈ میں لارڈ آف اپیل رہ چکے ہیں۔ اور ایڈنبرگ آکسفورڈ۔ گلاسگو یونیورسٹیوں کی بہت سی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ انہوں نے فون پر کہا۔ کہ مجھے اسلام سے دلچسپی ہے۔ اور میں حج کے متعلق بعض امور دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وقت مقرر کر کے دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ اور آدھ گھنٹہ تک درد صاحب سے حج کے متعلق گفتگو کی۔ جب جانے لگے تو درد صاحب نے ایک مضمون حج کے متعلق نیز کتاب احمدیت حقیقی اسلام۔ انہیں پڑھنے کے لئے دی۔ ان کے مطالعہ کے بعد انہوں نے لکھا ہے۔ کہ مجھے اس کتاب سے آپ کی جماعت کے متعلق علم ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ نئے خیالات ہیں۔ اس لئے اس جماعت کی ضرور سخت مخالفت ہوئی ہوگی۔ نیز لکھا ہے۔ کہ حج کا مسئلہ بھی صاف ہو گیا ہے۔ اس خط کے آنے پر انہیں تحفہ شہزادہ ویلز کتاب بھیج دی گئی ہے۔

### دو عورتوں کو تبلیغ

دو تعلیم یافتہ عورتیں دارالتبلیغ میں تشریف لائیں۔ جنہوں نے درد صاحب سے اسلامی مسائل کے متعلق دو گھنٹہ کے قریب گفتگو کی۔ نیز Hayes اور ٹی کلب میں اسلام پر درد صاحب نے ایک لیکچر دیا ؛

### ایک یونانی سے گفتگو

ایک یونانی جو انگریزی زبان سیکھنے کے لئے لنڈن میں مقیم ہیں۔ اور یہاں سے فارغ ہو کر ایک جہاز کا کپتان ہو گا دارالتبلیغ میں آیا۔ اس سے میں نے دو گھنٹہ تک گفتگو کی۔ گفتگو زیادہ تر ہستی باری تعالےٰ پر ہوئی۔ اس نے کہا کہ ہمارے شہر میں ایک ایسا کلب ہے جس میں صرف وہی لوگ شریک ہوتے ہیں جو خدا کو نہیں مانتے۔ اور میں اسی کلب کا ایک ممبر ہوں۔ میں نے کہا اگر خدا تعالےٰ کا وجود تسلیم نہ کیا جائے۔ تو پھر نیکی اور گناہ کی کوئی صحیح تعریف نہیں بنتی۔ بعض اشخاص ایک فعل کو گناہ قرار دیں گے۔ اور دوسرے اسی کو نیکی سمجھیں گے۔ اس نے کہا۔ تعلیم یافتہ تو بری چیزوں کو بری ہی خیال کریں گے۔ میں نے کہا۔ کیا وعدہ خلافی اور منافقت اچھی چیز ہے۔ کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا اس وقت حکومتوں کے بڑے بڑے ارکان اور تعلیم یافتہ اس کے مرتکب ہوتے ہیں یا نہیں۔ کہنے لگا واقعی منافقت تو کثرت سے پائی جاتی ہے میں نے کہا وہ سیاسی امور میں اس کو برا ہی نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھیں بھی تو جانتے ہیں۔ کہ خدا کوئی نہیں۔ جزا سزا کوئی نہیں۔ اس لئے وہ ہر اس چیز کو استعمال کرتے ہیں جس سے انہیں کوئی مادی فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ پھر کیا زنا بری چیز ہے یا نہیں کہنے لگا ہاں۔ میں نے کہا قانوناً رضامندی سے جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے ایک طبعی بات سمجھا جاتا ہے پس جب تک خدا کے وجود کو تسلیم نہ کیا جائے۔ نیکی اور گناہ میں کوئی امتیاز قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اس کے دوسرے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ نیز نظام عالم اور الہام کو میں نے بطور دلیل پیش کیا۔ آخر میں اس نے تسلیم کیا۔ کہ واقعی خدا کو مان لینا بہ نسبت نہ ماننے کے فائدہ مند ضرور ہے ؛

### مسٹر معاذ بارکر کے دوست سے گفتگو

برادرم معاذ بارکر ایک جہاز میں انجنیر ہیں۔ اور کئی سالوں سے احمدی ہیں۔ ان کے ایک دوست مسٹر جان جو ان کے ساتھ اسسٹنٹ انجنیر رہ چکے ہیں۔ ایک لیڈی کے ساتھ دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ برادرم معاذ بارکر کے ذریعہ انہیں احمدیت اور مشن کے متعلق علم ہوا تھا۔ انہیں مسجد دکھائی گئی۔ پھر ان سے اسلامی مسائل کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں عورتوں کے حقوق پر بھی گفتگو شروع ہو گئی۔ مصافحہ کا ذکر آیا۔ تو مسٹر جان نے کہا۔ کہ اگر عورتوں سے مصافحہ کی اجازت نہیں ہے۔ تو مساوات نہ رہی۔ میں نے کہا مساوات تو ہے۔ جیسے مردوں کو حکم ہے۔ کہ نامحرم عورتوں سے مصافحہ نہ کریں۔ ویسے ہی عورتوں کو حکم ہے کہ وہ نامحرم مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔ عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے مصافحہ کریں۔ عورت نے کہا یہ درست مساوات ہے۔ انہیں پمفلٹ دیئے گئے اور دو کتابیں بھی انہوں نے خریدیں۔ جاتے ہوئے مسٹر جان نے کہا۔ کہ اب میں بہت سے دوستوں کو اپنے ساتھ لے کر آؤں گا۔ اور گفتگو کے لئے تیار ہو کر آؤں گا دوسرے احمدی دوستوں نے بھی بعض مسائل کے متعلق ان سے گفتگو کی ؛

### ایک فرانسیسی دارالتبلیغ میں

ایک فرانسیسی مسٹر الیخان اپل دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ وہ مدت سے لنڈن میں مقیم ہیں۔ انہوں نے کہا یہ معلوم کر کے کہ لنڈن میں بھی مسجد ہے مجھے دیکھنے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ انہیں مسجد دکھائی گئی۔ سلسلہ کے حالات بھی انہیں بتائے گئے۔ انہوں نے تحفہ شہزادہ ویلز اور احمدیہ موومنٹ دو کتابیں خریدیں۔ لٹریچر بھی انہیں دیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں پھر کبھی جمعہ کے روز آؤں گا ؛

### مسٹر لینرڈ سے گفتگو

مسٹر لینرڈ نو مسلم ہیں لیکن احمدیت کے متعلق انہیں علم نہیں تھا۔ وہ دارالتبلیغ میں آئے۔ انہیں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق بتایا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں جب کالج میں ہوتا ہوں۔ تو نماز کے وقت نماز ادا کرتا ہوں۔ مگر بہت سے مسلمان طالب علم ہیں۔ ان میں سے کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ میں نے کہا احمدی اور غیر احمدی میں ایک یہ بھی فرق ہے۔ کہ احمدی تو احکام اسلامی کے پابند ہیں۔ لیکن غیر احمدی پابندی سے احکام بجا نہیں لاتے۔ نیز مسیح علیہ السلام کے صلیب پر نہ مرنے اور طبعی موت سے مرنے کی اہمیت بتائی۔ انہوں نے کہا میں قرآن مجید پر ایمان لایا ہوں۔ کیا اس میں بھی مسیح موعود کے آنے کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔ میں نے اسمہ احمد کی پیشگوئی بتائی۔ نیز شاهد منه اور آیت استخلاف اور سورۂ فاتحہ سے تفصیل کے ساتھ مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی کو ثابت کیا۔ وہ حیران سا ہوا کہ اس قدر پیشگوئیاں موجود ہیں۔ پھر اس نے کہا۔ کہ کیا مسیح موعود کے ماننے کے بغیر کوئی کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کیا پہلے کامل مسلمان نہ تھے۔ میں نے کہا پہلے تو کامل ہو سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے سامنے آپ کا دعوےٰ موجود نہ تھا لیکن اب دعوےٰ کی موجودگی میں جب تک کوئی آپ پر ایمان نہ لائے کامل مسلمان نہیں ہو سکتا

309

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے آپ کو قرآن مجید سے پیشگوئیاں بتائی ہیں۔ اگر مسیح موعود علیہ السلام واقعی ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ تو وہ لوگ جو آپ کو نہیں مانتے وہ قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے منکر ماننے پڑیں گے۔ وہ اب ٹیچنگز آف اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

### ایس۔ ایس گیانی سے گفتگو

ایس۔ ایس گیانی فلاسفی کے ایم اے اور منشی فاضل ہیں۔ ان سے ہندوستانی سپیکنگ یونین میں ملاقات ہوئی۔ وہ سکھ ازم کے فلسفہ پر کتاب لکھ رہے ہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سردار اقبال علی شاہ صاحب سے اس امر کا ذکر کیا۔ تو میں نے ان سے کہا۔ آپ میرے مکان پر تشریف لائیں۔ تو میں آپ کو کتاب دوں گا۔ آپ اُسے بھی پڑھ لیں اور اپنی کتاب میں اس نظریہ پر بھی کچھ لکھیں۔ اور وہ نظریہ بانئے جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے کہ حضرت بابا نانک مسلمان تھے۔ چنانچہ گیانی صاحب دارالتبلیغ میں تشریف لائے اور مسجد اور اس کے ملحقہ زمین اور مکان دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور کہا۔ یہ توفیق آپ کی جماعت کو ہی ملی ہے۔ کہ اتنی زمین اور مسجد لندن میں بنا لی ہے۔ ورنہ اور کسی کو ابھی تک یہ توفیق نہیں ہوئی انہیں ست بچن اور ٹیچنگز آف اسلام کتابیں دی گئیں۔ ویدانت مت کے متعلق انہوں نے بعض سوالات کئے۔ جن کے میں نے جوابات دئے۔ وحدت وجود کے متعلق جو بعض کو غلطی لگی ہے اس کی وجہ بتائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس کو رد کیا۔ گیانی صاحب نے پہلے بھی دو کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انہیں مسلمانوں کا عقیدہ وہی لکھا ہے۔ جو ہمارے مسلم پروفیسر نے ہمیں بتایا تھا۔ کہ روحیں پہلے سے پیدا شدہ ہیں۔ اور ان میں سے ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ بھیجتا رہتا ہے۔ اور جب وہ سٹاک ختم ہو جائے گا۔ تو قیامت آجائے گی۔ میں نے اس عقیدہ کی لغویت ظاہر کی۔ اور روح کی پیدائش کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم بتائی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے خیالات ایسے ہیں جنہیں عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔

### انگریز احمدی ماں باپ کا پہلا بچہ

برادرم عبد الرحمٰن ہارڈی جو کئی سالوں سے احمدی ہیں۔ ان کی بیوی اسی سال احمدی ہوئی تھیں۔ ان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ جس کا نام جنت رکھا گیا۔ یہ پہلی لڑکی ہے۔ جو انگریز احمدی ماں باپ کے ہاں پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عمر دراز عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔

### ایک مضمون

دو تین ماہ کے قریب عرصہ گذرا۔ کہ ہالینڈ سے ایک رسالہ کے ایڈیٹر مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اب چند روز ہوئے انہوں نے خط بھیجا کہ وہ ایک رسالہ نکالتے ہیں۔ جو بیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اور ہم سے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ انہیں اس سوال کا جواب عربی میں لکھکر بھیجا جائے۔ کہ مسلمانوں کا مسیح کے متعلق کیا خیال ہے۔ اور غلام احمدؐ جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ ان کے متعلق وہ کیا خیال کرتے ہیں اور اس کا ترجمہ انگریزی میں کرا کر بھیجدیا جائے۔ عربی کا وہ عکس شائع کریں گے۔ اور انگریزی سے ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے لکھیں گے۔ چنانچہ عربی میں ایک صفحہ مضمون لکھ کر اور اس کا انگریزی ترجمہ ٹائپ کرا کے انہیں روانہ کر دیا ہے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لندن

## منشی محمد سلطان کاتب کہاں ہیں؟

منشی محمد سلطان کاتب چند روز سے کہیں بلا اطلاع باہر چلے گئے ہیں۔ ان کے لاپتہ ہونے سے ان کے اہل و عیال کو سخت پریشانی ہو رہی ہے۔ انکو چاہئیے کہ وہ خود اپنے متعلق گھر میں خط لکھیں اور اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ خاکسار۔ علی محمد بی۔ اے بی ٹی پریزیڈنٹ محلہ دارالفضل۔ قادیان

# سیاسیات یورپ کے اہم کوائف

## جشن میں شرکت کی دعوت دیکر واپس لینا

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

شاہ جارج ششم کے جشن تاجپوشی میں شرکت کے لئے حکومت برطانیہ نے نجاشی سابق شاہِ حبشہ کو جو دعوت دی ہے۔ اس پر اٹلی بہت ناراضگی کا اظہار کر رہی اور کہہ رہی ہے۔ کہ اگر نجاشی یا اس کے کسی نمائندہ کو اس جشن میں شریک کیا گیا۔ تو اٹلی کا کوئی نمائندہ اس میں شریک نہیں ہوگا۔ مسولینی برطانیہ کے اس اقدام کو برطانیہ اور اٹلی کے معاہدہ شرفا" کی خلاف ورزی تصور کرتا ہے۔ حکومت برطانیہ بھی اس وقت عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہے۔ اور حیران ہو رہی ہے۔ کہ کیا کرے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاہ نجاشی کو دعوت دیکر اس نے جس وسعت اخلاق کا اظہار کیا تھا۔ اسے قائم رکھنے میں ہچکچا رہی ہے چونکہ شاہ نجاشی تخت و تاج کھو چکا ہے۔ اور اس کا غنیم مسولینی جابر اور طاقتور ہے۔ اس لئے برگشتہ بخت نجاشی کے مقابلہ میں مسولینی کو ہی خوش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کیونکہ وہ فولادی گھونسہ کا مالک ہے۔

"سول" کے نامہ نگار مقیم لندن کی اطلاع کے مطابق عوام کا خیال ہے۔ کہ شاہ نجاشی کو جو دعوت دی گئی ہے۔ اسے واپس لے لیا جائے گا۔ اور اٹلی کی دھمکی کے سامنے ہتھیار ڈالدئے جائینگے۔ مگر یہ ایک بڑی اخلاقی شکست ہوگی۔

## جنوبی افریقہ میں امتیاز رنگ و نسل

جنوبی افریقہ کی یونین پارلیمنٹ میں تین بل پیش کئے گئے ہیں جن میں سے پہلے کا مقصد یہ ہے۔ کہ یورپینوں اور ایشیائیوں کے درمیان تعلقات شادی کو ممنوع قرار دیا جائے۔ دوسرے کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں غیر یورپینوں کو یورپین ملازم رکھنے سے روکا جائے۔ اور تیسرے کا مقصد یہ ہے کہ ان یورپین۔ رنگدار اور ملائی کی عورتوں کو ٹرانسوال میں جائداد غیر منقولہ کے حصول سے باز رکھا جائے۔ جنہوں نے ایشیائی مردوں سے شادی کر لی ہو۔ اور ان کی اولاد کو بھی اس حق سے محروم کر دیا جائے۔ موخر الذکر دو مسودات قانون کو مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ چونکہ وزیر داخلہ مسٹر ہوفمیر نے ان مسودات سے شدید اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے یونین پارلیمنٹ کی کابینہ میں بحران پیدا ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان مسودات کی تہ میں وہ جذبات نفرت و حقارت کارفرما ہیں۔ جو رنگدار اقوام کے متعلق سفید فام یورپینوں کے دلوں میں جاگزیں ہیں۔ اور ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے باہم تعلقات پر ان کا اثر انداز ہونا لازمی امر ہے۔ مسٹر ہوفمیر نے جو جنوبی افریقہ کے اس وفد کے لیڈر تھے۔ جو حال میں ہندوستان کا دورہ کر کے واپس گیا ہے۔ اس نسلی مغائرت کے جذبہ کے متعلق نہایت جرأت کے ساتھ اپنے شرکا سے اظہار اختلاف کیا ہے۔ لیکن نسلی منافرت کی مہم کا قائد ڈاکٹر ملان اس بات پر تلا ہوا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس کے اختتام سے پیشتر ان مسودات کو قوانین کی حیثیت دے دی جائے اس لئے جہاں ہندوستانیوں کو ان مسودات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں حکومت ہند کا فرض ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کو اس اقدام سے باز رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جمیعۃ اقوام اٹلی اور جرمنی

جرمنی تو جمیعۃ اقوام سے دیر ہوئی علیحدگی اختیار کر چکی۔ اور اس کے فیصلوں کو بے حقیقت قرار دے چکی ہے۔ اب جرمنی کی حلیف اٹلی بھی جس کے غاصبانہ طرز عمل نے لیگ کے رہے سہے وقار کو خاک میں ملا دیا ہے۔ علانیہ لیگ کے متعلق وہی مسلک اختیار کر رہی ہے۔ جو جرمنی کا ہے۔ چنانچہ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ مواد خام کی تقسیم کے متعلق جنیوا میں جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ حکومت اطالیہ اس میں اپنا نمائندہ نہیں بھیجے گی۔ نیز اطالیہ کا نمائندہ لیگ کی کسی کانفرنس میں بھی شامل نہیں ہوگا۔ اور لیگ پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ جس طرح اس نے پہلے اس کے کسی فیصلے کی پروا نہیں کی۔ اسی طرح وہ آئندہ بھی اس کے فیصلوں کی پابند نہیں ہوگی۔ ان حالات میں جب کہ جرمنی اور اٹلی ایسی سرکش طاقتیں نہ صرف لیگ سے قطع علائق کر چکی ہیں۔ بلکہ اس کے مشوروں اور فیصلوں کو ناکام بنانے اور ان کا مضحکہ اڑانے پر تلی ہوئی ہیں۔ لیگ کے فیصلے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اور نہ ان پر کوئی اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ لیگ کی حامی حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے موجودہ لیگ کے جسم بے جان کو دفن کر دیں۔ کیونکہ مردہ کے منہ میں پانی ڈالنا لاحاصل ہے۔ اور اس سے کسی قسم کی توقع رکھنا امید موہوم

# فلسطین کی صورت حالات میں تکدر

اب جبکہ شاہی کمیشن اپنی تحقیقات ختم کر کے واپس جا چکا ہے۔ اور اس کے نتائج کا اعلان نہیں ہوا۔ از سر نو شورش برپا کرنا خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ اہل فلسطین کو چاہیئے۔ کہ شاہی کمیشن کی سفارشات اور ان کی بنا پر حکومت برطانیہ کے فیصلہ کا انتظار کریں۔ اس کے ساتھ ہی فلسطین کے حکام کو بھی چاہیئے۔ کہ اہل ملک سے نرمی کا برتاؤ کریں۔ اور اس جبر و استبداد کے دور سے اجتناب کریں جس کا مظاہرہ قبل ازیں کر چکے ہیں۔ فلسطین کی فوجی عدالت نے موجودہ پرسکون حالات میں جمیعت شبان کے تین رہنماؤں کو پھانسی کی جو سزا دی ہے۔ وہ حالات کی نزاکت کے لحاظ سے قرین مصلحت نہیں سمجھی جا سکتی۔ کیونکہ اس قسم کے تشدد سے ہنگامہ و فساد کی آگ فرو ہونے کی بجائے اس کے بھڑک اٹھنے کا اندیشہ ہے۔

# حبشیوں پر اطالویوں کے مظالم

مسولینی نے حبشہ کی مہم کے آغاز پر اہل حبشہ کو جس "تہذیب" کے سکھانے کا ادعاء کیا تھا۔ اس کا مظاہرہ ان دنوں حبشہ میں پوری شدت کے ساتھ ہو رہا ہے۔ چنانچہ وائسرائے حبشہ جنرل گریزیانی پر بم پھینکنے کے الزام میں جن دو ہزار حبشیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ہر اس شخص کو جس کے قبضہ سے کسی قسم کے اسلحہ برآمد ہوئے۔ بغیر یہ دیکھنے اور جانچنے کے کہ آیا اس کا بینہ حملہ سے کوئی تعلق ہے۔ یا نہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ اگر "تہذیب آموزی" ظلم و تعدی کے انہی مظاہروں کا نام ہے۔ تو اس سے اہل حبشہ کے لئے ان کی بدتہذیبی اور جہالت ہی ہزاروں درجہ بہتر تھی جس میں وہ اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور اپنی اسی حالت پر شاداں و فرحاں تھے لیکن اب ظلم و جور کے عفریت کے ہاتھوں وہ شدید مظالم کا تختۂ مشق بن رہے ہیں۔ دول فرنگ کی ریاکاریوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ تہذیب و امن کے نام پر دنیا میں جور و استبداد کی بنیادیں استوار کی جا رہی ہیں۔

# "الفضل" کے متعلق احمدی جماعتوں کا اہم فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جون ۱۳ء میں "الفضل" کی بنیاد رکھی۔ اور پہلے پرچہ مورخہ ۱۹ر جون ۱۳ء میں جو افتتاحیہ رقم فرمایا اس میں لکھا

"بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا۔ خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں "الفضل" جاری کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام پر لوگ ان کے کشتی بنانے پر ہنستے تھے۔ اور اسے غیر ضروری قرار دیتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ خشک میدانوں اور ریت کے ٹیلوں پر یہ کشتی کیونکر چلے گی۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کو "الفضل" کی ضرورت میں شبہ ہے اور ایسی قوم میں جس کا خون بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے ہی چوس چکی ہیں۔ اس کا چلنا مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ جس طرح حضرت نوحؑ کی کشتی کے چلنے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کر دینے والی آندھیاں اور راستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں۔ اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا۔ کہ یہ کشتی اب گئی اور اب گئی۔ وہی حال اس اخبار کا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنے ایک مقتدر اور رہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں "الفضل" کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالےٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ

بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم۔

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ . . . میرے حقیقی مالک میرے متولی تجھے علم ہے۔ کہ **محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادے سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔** تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ اور میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ . . . دین اسلام کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے۔ اور اور تو اسے ضرور کر کے چھوڑے گا۔ مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے" . . .

جس غرض کے لئے "الفضل" جاری کیا گیا۔ وہ موافق اور مخالف شاہد ہیں۔ کہ بفضل تعالےٰ وہ اس سے با حسن وجوہ پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی الفضل کو جاری ہوئے ابھی سال نہیں گذرا تھا۔ کہ غیر مبایعین کے فتنہ نے سر اٹھایا۔ اس وقت "الفضل" نے درحقیقت کشتی نوح کا کام دیا۔ ہزاروں لاکھوں جانوں کو بچایا۔ مگر سچ پوچھئے تو جماعت نے اس کی وہ قدر نہیں کی۔ جو اس کا حق تھا۔ سال کے بعد "الفضل" کی آمد و خرچ کا حساب جو شائع ہوا۔ تو سترہ سو روپیہ سے زیادہ کا نقصان "الفضل" کو برداشت کرنا پڑا۔ اب الفضل کو جاری ہوئے چوبیس سال ہو گئے ہیں۔ مگر اب بھی وہ خسارہ پر چل رہا ہے۔ یہ کیوں محض اس وجہ سے کہ خریدار کم ہیں۔ اور آمد اخراجات کو پورا نہیں کرتی۔ پہلے سال میں آمدنی -/۳۴۴۳ تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں خرچ -/۵۱۵۸ ہوا

310

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا ۱۵/۷/۔ کا خسارہ پہلے ہی سال اٹھانا پڑا۔ ایک دنیا دار کہہ سکتا ہے کہ جب یہ اخبار نقصان اٹھا رہا ہے۔ تو پھر اس کو بند کیوں نہیں کر دیا جاتا لیکن یہ تب ہوتا۔ جب اس کی غرض زر کمانا ہوتی۔ مگر اس کی غرض جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شروع میں فرمایا تھا۔ یہ ہے۔ کہ محض تیری رضاء حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادے سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے کے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے میں نے یہ ہمت کی ہے۔ جب یہ مقصد پورا ہو رہا ہے تو پھر اس کو کسی صورت میں بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہی صورت رہ جاتی ہے۔ کہ دوست اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ اور سعی کریں۔ اور ہر جماعت کے کارکن اپنی جماعت کا جائزہ لیں کہ انکی جماعت میں کس قدر ایسے بالغ اور برسرکار احباب ہیں اور انہیں کس قدر ایسے ہیں جو الفضل نہیں منگاتے۔ اور ان کو تحریک و تحریص دلا کر خریدار بنائیں جب تک جماعت کے کارکنوں کو اس بات کا صحیح علم نہ ہوگا۔ کہ ان کی جماعت میں کون کون سے ایسے احباب ہیں۔ جو الفضل کے خریدار نہیں۔ اس وقت تک ان کو خریدار بنانے کی طرف توجہ بھی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کامیابی۔ مجھے یہ معلوم کر کے افسوس ہؤا کہ جماعت لاہور میں صرف ستّر خریدار ہیں۔ حالانکہ یہاں بہت زیادہ ہونے چاہئیں۔ مجھے اس کمی کا ابھی حال ہی میں علم ہؤا ہے۔ اب پہلا کام تو ایسے احباب کی فہرست بنانا ہے۔ جو خریدار نہیں۔ اور پھر خریدار بنانے کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مدد کرے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوسری جماعتوں کے کارکن بھی اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لیں گے۔ اور پہلے فہرست تیار کر کے پھر خریدار بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہماری جماعت کا یہی ایک آرگن ہے۔ جس کی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ الفضل کا کام ہر دوست کے سامنے ہے۔ اس کی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

ناظر صاحب انچارج الفضل سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بجٹ ایسی شکل میں چھپوا کر جماعت میں بموقعہ مشاورت پیش کیا کریں۔ جس سے ہر صیغہ کا گوشوارہ آمد و خرچ اصل معلوم ہو سکے۔ تا ہر شخص معلوم کر سکے۔ کہ فلاں فلاں صیغہ میں اضافہ ہے۔ اور فلاں فلاں میں خسارہ ہے۔ سال حال کے بجٹ کو دیکھا جائے۔ تو وہاں آمد طبع و اشاعت الفضل ۳۳۷۱۹/۔ اور خرچ الفضل بھی ۳۳۷۱۹/۔ دکھایا گیا ہے۔ اس کے دیکھنے سے کسی کو گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ الفضل کو خسارہ ہے۔ کیونکہ بجٹ میں آمد و خرچ برابر دکھایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ امر واقعہ کے خلاف ہے۔ جماعت کے پاس سوائے مطبوعہ بجٹ کے اور کوئی ریکارڈ نہیں۔ جس سے نفع و نقصان کا علم ہو سکے۔ مجھے تو کمیشن کے کام کے سلسلہ میں یہ علم ہؤا۔ کہ کون کون سے صیغے خسارہ پر چل رہے ہیں۔ ورنہ مجھے بھی کوئی علم نہیں ہو سکتا تھا۔

خاکسار:۔ عبد الحمید ریلوے آڈیٹر لاہور

## خوفناک بگولہ

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مقیم سب ساگر نے اس خوفناک بگولے کی تباہ کاریوں کا حال بھیجا ہے۔ جس کی بدولت سب ساگر ڈویژن کے کئی ایک گاؤں تباہ ہو گئے۔ یہ بگولہ ۱۴ فروری کو آیا تھا۔ جس سے قریباً ۱۰۰ گاؤں تباہ اور قریباً ۴۰ آدمی بے خانماں ہو گئے تھے۔ علاقہ کے معمر لوگوں کا خیال ہے کہ ہم نے ایسا خوفناک بگولا عمر بھر میں کبھی نہیں دیکھا۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ ایک گائے ایک ستون کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ جو ستون اور کٹیا سمیت ایک فرلانگ کے فاصلہ پر جا گری۔ اسی طرح ایک بہت بڑے پالتو ہاتھی نے بگولے کی زد میں آ کر کئی بار چکر کھائے۔ کئی مکانوں اور دکانوں کی ٹین کی چھتیں کئی میل دور جا گریں۔ اناج کا ذخیرہ تباہ ہو گیا۔ کھڑی فصلیں برباد اور پھل ضائع ہو گئے۔ بلا رسیدہ اور مصیبت زدہ دیہاتیوں کی امداد کے لئے ایک امدادی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے اور چندہ جمع ہو رہا ہے۔

# ہسپانیہ میں قتلِ عام اور یورپ کا انصاف و تہذیب

سپین میں ایک عرصہ سے وحشت اور درندگی کا جو مظاہرہ ہو رہا ہے اور یورپین طاقتوں نے جنہیں دنیا میں عدل و انصاف قائم کرنے اور لوگوں کو تہذیب سکھانے کا دعویٰ ہے۔ جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس نے یورپین انصاف اور تہذیب سے نقاب اتار کر رکھ دیا ہے۔ اور یہ کہنے میں کچھ بھی مبالغہ نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے اغراض و مفادات کی خاطر سپین میں قتل عام شروع کرا رکھا ہے جس میں معصوم بچے۔ بے کس عورتیں۔ نحیف بوڑھے۔ اور بیمار گاجر مولی کی طرح کاٹ کاٹ کر پھینکے جا رہے ہیں۔ یہ ہولناک اور بھیانک نظارہ جس کے تصور سے ہی جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ اور دل جذبات رحم سے بھر کر بے تاب ہو جاتا ہے۔ یورپ کی چشم دوربین ایک عرصہ سے دیکھ رہی ہے۔ مگر اس میں رحم کا ایک ذرہ بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس ہولناک تماشا کو جس قدر ممکن ہو تا دیر جاری رکھنے کے لئے کوشاں ہے۔

ناظرین ایک امریکن وقائع نگار کا ذیل کا مضمون پڑھیں۔ جو اس نے سپین کے میدان جنگ میں بیٹھ کر لکھا۔ اور اندازہ لگائیں۔ کہ جہاں وہ ہسپانیہ جس میں بیگناہ مسلمانوں کا خون نہایت سفاکی سے بہایا گیا تھا۔ کس قدر عذاب شدید میں مبتلا ہیں وہاں یورپ کے مدعیان تہذیب کتنے سنگدل اور وحشت پرست ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔

میں جس وقت یہ سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں چاروں طرف گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اور غیر جنگجو آبادی جس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ بیدردی سے ہلاک کی جا رہی ہیں۔ اس وقت تک سپین میں کم از کم چار لاکھ افراد قتل کئے جا چکے ہیں۔ فریقین سروں پر کفن باندھ کر ایک دوسرے کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس وقت جلادوں کی منظم پارٹیوں کو کھلی چھٹی مل چکی ہے۔ یہ لوگ ماہ جولائی سے لے کر روزانہ بے کس مرد و زن کو گولیوں سے اڑا رہے ہیں۔ وفادار تو ان اشخاص کو ہلاک کر دیتے ہیں جنہوں نے اچھا لباس پہنا ہؤا ہو۔ اور باغی اس کو گولی سے اڑا دیتے ہیں۔ جس پر کسی لیبر یونین کا ممبر ہونے یا جمہوریت کا حامی ہونے کا شبہ ہو۔ اور جب جاسوسوں کی کمی ہوتی ہے۔ تو قاتلوں کے گروہ جوابی طور پر قتل کا بازار گرم کر دیتے ہیں

### قیدیوں کا قتل عام

یہ پہلا موقعہ ہے کہ فریقین جنگ کے قیدیوں کو بیدردی سے قتل کر رہے ہیں وہ نہ صرف قیدیوں پر ہی مشین گنوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ بلکہ سول آبادی کا بھی صفایا بول دیتے ہیں۔ میڈرڈ میں اس وقت جو دہشت زدگی پائی جاتی ہے۔ ویسی دہشت زدگی انقلاب فرانس کے زمانہ میں دیکھنے میں آئی تھی۔ جرنیل فرانکو کی فوج کے تمام افسر اس دہشت زدگی کی شہادت دے سکتے ہیں۔

### باغیوں کی سفاکی

جب انقلاب کی ابتدا ہوئی۔ تو یہ لوگ وفاداروں کے علاقہ میں سکونت پذیر تھے۔ اور وہ چالاکی کر کے جمہوری علاقہ سے نکل آئے۔ مجھے افسروں نے بتایا۔ کہ ہم نے اپنے خاندان کے ممبروں کو اپنی آنکھوں سے ہلاک ہوتے دیکھا ایک لڑکے نے اپنے باپ اور دو بھائیوں کو پھانسی پر چڑھتے دیکھا۔ لیکن وہ خود ایک ملازم کی وساطت سے جان بچا کر نکل آیا۔ جو سرکاری فوجیں باغیوں کے علاقہ میں پائی جاتی ہیں۔ وہ چھپ چھپ کر خندقوں میں رینگتی پھرتی ہیں صبح سویرے جلاد ان کو گولی کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔ جب ہم محاذ جنگ کی طرف جاتے تھے۔ تو ان کی لاشیں گرم ہوتی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جب ہم رات کے وقت لوٹتے تھے۔ توان کے اوپر تیل ڈال کران کو جلا دیا جاتا تھا۔ دوسرے روز صبح کے وقت اُسی سڑک پر تازہ لاشیں پڑی دکھائی دیتی تھیں

## زندہ جلانا

ہفتوں اور مہینوں تک کسی گاؤں کو فتح کرنے کے بعد باغی ہر سوشلسٹ مرد کو ختم کر دیتے تھے۔ اور جب مرد ختم ہوجاتے تھے۔ تو وہ عورتوں کو قتل کرنے کا تہیہ کر لیتے تھے۔ ایک دن میں نے ایک مقام پر ۵ کسان عورتوں کی لاشیں تڑپتی دیکھیں جرنلسٹوں کو اس وقت تک ٹولیڈو میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی جب تک جرنیل فرانکو کی فوج نے شہر کو فتح نہ کر لیا۔ ہمیں بتلایا گیا کہ بازاروں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور باہر نکلنا خطرناک ہے۔ لیکن اصل میں یہ بات تھی۔ کہ باغی ہسپتالوں میں سے زخمیوں کو نکال کر زندہ جلا رہے تھے۔ اور جب انہوں نے ٹولیڈو کو لے لیا۔ تو انہوں نے دو ہزار سے زائد پُرامن شہریوں کو پھانسی پر چڑھا دیا۔

## شہریوں پر بم باری

ایک دن میں ایک شہر میں کچھ سامان وغیرہ خریدنے گیا۔ تو وہاں میں نے ایک ۹ سالہ لڑکی کو روتے دیکھا لیکن جب سٹورکیپر کو معلوم ہوا۔ کہ میں امریکن ہوں۔ تو اس نے لڑکی کو بلا لیا۔ اور ساتھ ہی مجھے بلا کر کہا۔ کہ اس لڑکی نے آپ کو کوئی جرمن یا اطالوی ہوا باز سمجھا تھا۔ اور اسی لئے وہ ڈر گئی تھی۔ کیونکہ ہوا باز نہتے شہریوں پر بم گراتے ہیں۔ جرنیل فرانکو تو لڑائی کر کے ناکام ہو چکا ہے۔ لیکن ہٹلر اور مسولینی یہ موقعہ ہاتھ سے دینا نہیں چاہتے۔

## غیر ملکی مداخلت

جب تک جرنیل فرانکو نے میڈرڈ پر حملہ نہ کیا تھا۔ وہ ہر ایک معرکہ مارتا گیا۔ یہاں سرکاری فوجوں نے اُسے روک لیا۔ تو اُس وقت فرانکو کے جرمن اور اطالوی امدادیوں نے سمجھ لیا۔ کہ جب تک جرمنی اور اٹلی سے فوج اور جہازوں کی مدد نہ ملے گی۔ میڈرڈ نہ ملے گا۔ ان دونوں نے دخل دینے کا فیصلہ کر لیا۔ انہوں نے یورپ میں جنگ کی چنگاریاں روشن کرنے کی پروا نہ کرتے ہوئے جب یہ دیکھا کہ جرنیل فرانکو ہار چکا ہے۔ تو مداخلت کا فیصلہ کیا۔ ماہ نومبر کے وسط میں مذکورہ بالا فیصلہ کے بعد جرمن فوج اور اطالوی بیڑہ نے توپخانہ اور ہوائی جہازوں کے ادھورے کام کو پورا کرنا شروع کر دیا پرتگال کی راہ سے جرمنی سے ۶ ہزار جرمن لونڈے سیویل کاکیرز اور سالانیکا میں آگھسے۔ گو یہ جرمن لونڈے سپین کی خانہ جنگی میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے لیکن ان کے افسراُن کو وہاں لڑنے کیلئے جانے پر مجبور کرتے تھے۔ آج اگر جرمن اور اطالوی ہسپانیہ سے چلے جائیں۔ اور جرنیل فرانکو کا ساتھ نہ دیں۔ تو جرنیل فرانکو کے لئے جنگ میں عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔

## حکومت کا بھاری پلڑا

گورنمنٹ کے پاس روپیہ ہے۔ اس کے پاس طلائی ریزرو فنڈ ہے۔ عوام اس کی مدد کر رہے ہیں۔ میڈرڈ کا ابھی تک سپین کے صنعتی مرکزوں اور تجارتی جہازوں پر قبضہ بدستور قائم ہے۔ اور اب خانہ جنگی میں وہ پہلی سی تیزی نہیں رہی۔ بلکہ اب خندقوں کی لڑائی ہو گئی ہے۔ میڈرڈ کے محاذ پر جس طرح باغی فوجیوں کی ترقی رُک گئی ہے۔ وہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اب حکومت کا پلڑا بھاری ہوتا جا رہا ہے۔

جرمن اطالوی اور مراکش سپاہی موجودہ طرز جنگ سے تنگ آگئے ہیں۔ اور اگر ماسکو سے حکومت کو بدستور ہوائی جہازوں توپوں۔ ٹینکوں اور فوجی جوانوں کی امداد پہنچتی رہی۔ تو اغلب ہے۔ جرنیل فرانکو کی افواج کا حوصلہ پست ہو جائے حال ہی میں میڈرڈ پر جو ہوائی جہازوں کی جنگ ہوئی۔ اس میں صرف غیر ملکی ہوا باز ہی کام کر رہے تھے۔ جرنیل فرانکو آج تک جس حوصلہ سے حکومت کے خلاف نبرد آزما ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اُسے جہاں آزمودہ فوج کی مدد حاصل تھی وہاں تجربہ کار جرنیل بھی مدد دے رہے تھے

پرتاپ لاہور ۲۸ فروری ۱۹۳۷ء

# غزل

(از چوہدری بشیر احمد خانصاحب بی۔اے۔ایل ایل بی قادیان)

رنگ و بوئے شباب کی دنیا — کیفِ موجِ شراب کی دنیا
وہ مہ و آفتاب کی دنیا — ایک چلتے شہاب کی دنیا
کھو گئی اضطراب کی دنیا — گل بدامن شباب کی دنیا
پردہ اٹھا تو آہ کیا پایا — تھی سراسر سراب کی دنیا
ایک دنیا ہے کامیابوں کی — ایک خانہ خراب کی دنیا
ایک دنیا ہے خود[۱] فروشوں کی — ایک عالم کباب[۲] کی دنیا
میری دنیا کو میرے ہاتھوں نے — خود بنایا عذاب کی دنیا
تیری دنیا ہے رنگ رلیوں کی — میری دنیا ہے خواب کی دنیا
دل کہ مخزن تھا تیری الفت کا — بن رہا ہے عذاب کی دنیا
ہاں بدل دے بدل دے جانِ جہاں — اپنے خانہ خراب کی دنیا
صدقہ ان نیم باز آنکھوں کے — پھر ملے اضطراب کی دنیا
پھر وہی چہرۂ کتابی ہو — پھر وہی آفتاب کی دنیا
لوٹ آئے شباب کی دنیا — کیف موج شراب کی دنیا

[۱] جماعت احرار [۲] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک الہامی نام

# یورپ کے مسلمان ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

۲ مارچ کے الفضل میں "واقعات عالم پر نظر" کے عنوان سے جو عمدہ مقالہ شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"برنارڈ شا کی پیشگوئی کہ یورپ کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ جس کے آثار کا آغاز ہو چکا ہے" بفضلہ تعالےٰ پوری ہوتی نظر آتی ہے"

میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کا عملی طور پر عالمگیر اشاعت پذیر ہو جانا یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ جس کا ذکر حضور نے چشمۂ معرفت۔ تذکرۃ الشہادتین اور دیگر کتب میں ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ تین صدیوں کا زمانہ قرار دیا ہے۔ آپ ہی نے آج سے تقریباً چالیس برس قبل فرمایا تھا ؎

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(دُرِّ ثمین)

بے شک مسٹر برنارڈ شا ایک اچھا مضمون نگار ہے۔ مگر پیشگوئی کرنے والا نہیں ہے اس نے آثار کو دیکھا۔ اور قیاس کیا۔ اور اپنے کلام سے ایک رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی تصدیق کی پس یہ پیشگوئی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے؛ خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

311
Digitized by Khilafat Library Rabwah

## پتہ مطلوب ہے

میاں محمد انور صاحب ولد قاضی عبد الحق صاحب مرحوم سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ایڈریس کی دفتر نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ جس صاحب کو معلوم ہو۔ مہربانی کر کے مطلع فرمائیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

## ڈاکٹر کی ضرورت

نور ہسپتال قادیان میں اسسٹنٹ ڈاکٹر انچارج شفاخانہ کی آسامی خالی ہے۔ دس دن کے اندر اندر احمدی سب اسسٹنٹ سرجن کوالیفائڈ تجربہ کار اگر ہسپتال مذکور میں ملازمت کرنا چاہیں۔ تو نظارت ہذا میں اپنی درخواستیں بھیج دیں۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار ہوگی۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

## کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی طرح باہر سے نئے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونو اگر جنرل سروس کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت فائدہ میں رہینگے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائینگے۔

## ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

## تعارف

ہومیوپیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں میٹھی دوا کو ٹنے چھاننے رگڑنے کی ضرورت نہیں۔ دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید میں داخل کریں۔ مفت مشورہ لیں

**ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ**

## سکنی زمین برائے فروخت

محلہ دار الانوار میں متصل کوٹھی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایک ٹکڑا زمین تین کنال ۹۰ × ۱۱۰ برائے کوٹھی خرید کیا تھا۔ اب ایک فوری ضرورت کے باعث فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اس زمین پر دار الانوار کمیٹی کی کوئی شرائط عاید نہیں ہوتیں خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ م۔ ع۔ معرفت مینجر الفضل قادیان

## تریاق جہان

رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا منغض رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے۔ مختصر دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے قیمت صرف عہ ایک روپیہ۔

## اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن پیپ۔ خون بند کرتی ہے کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

## شادی ہوگئی ہے مفرح یاقوتی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد و عورت کے لئے تریاق نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے دیکھئے اور لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ ایک اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت خوبصورت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روساء امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ و مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں [illegible] وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی [illegible] آرزو ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (صہ) ہیں ایک ماہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**علیگڑھ۔** ۲۸ فروری۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کی درخواست پر آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ممبر اگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے یونیورسٹی کے کانووکیشن میں جو ۷ مارچ کو منعقد ہوگی۔ اپنا ایڈریس پڑھنا منظور فرمالیا ہے۔

**لاہور۔** ۲۸ فروری پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے کوشش کی تھی۔ کہ اکالی پارٹی کو اپنے ساتھ ملالے۔ لیکن اس کی تمام کوشش ناکام رہی ہیں۔ اور کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکا۔ کل کانگرسی ارکان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر گوپی چند کو پارٹی کا قائد۔ لالہ دونی چند کو نائب لیڈر۔ میاں افتخار الدین کو سکرٹری اور سردار جوگندر سنگھ کو منتظم اعلیٰ (چیف وہپ) بنایا گیا عہدیداروں کے اس انتخاب کے موقع پر ارکان میں بہت کشمکش ہوئی۔

**واردھا۔** ۲۸ فروری۔ کانگرس کی مجلس عاملہ عہدوں کے رد وقبول کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی عہدوں کو قبول کرنے کے حق میں ہو۔ تو کانگرس پارٹیوں کو صرف انہی صوبوں میں وزارتیں مرتب کرنی چاہئیں جن میں انہیں واضح اکثریت حاصل ہے۔ علاوہ ازیں پارٹیوں کو گورنروں سے اقرار لینا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی استعمال نہیں کریں گے۔ آخری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مجلس عاملہ نے فیصلہ ملتوی کر دیا ہے۔ کسی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے وہ صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے فیصلوں کا انتظار کرے گی۔

**میڈرڈ۔** ۲۸ فروری میڈرڈ کے نواح میں اس وقت شدید جنگ ہورہی ہے گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے۔ کہ باغی افواج کو ویلنشیا کی طرف جانے سے روکا جائے۔ ... لڑائی ہورہی ہے جس میں پندرہ ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوچکے ہیں۔ حکومت ہسپانیہ کا وزیر اعظم مستعفی ہورہا ہے۔

**سنگاپور۔** ۲۸ فروری۔ دفتر خارجہ جاپان کے ایک رکن کی سنگاپور میں آمد کے سلسلہ میں خیال کیا جارہا ہے۔ کہ ولندیزی مقبوضات کو ایک خفیہ معاہدہ کے ذریعہ جرمنی اور جاپان نے آپس میں تقسیم کر لیا ہے۔ رکن مذکور نے اس افواہ کی تردید کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ جاپان میں ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں۔ جو جنوب کی طرف جاپان کی پیش قدمی کے حامی ہیں۔ لیکن حکومت صرف اقتصادی لحاظ سے اپنے مفاد کا تحفظ چاہتی ہے اس کے ساتھ ہی جاپان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی معیشت کا سوال بھی درپیش ہے۔

**لنڈن۔** ۲۸ فروری سر ٹامس انسکپ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ تمام دنیا پر تجدید اسلحہ کے متعلق ہماری حکمت عملی واضح ہے۔ اسلحہ بندی کے متعلق ہماری کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں۔ ہم صرف اس لئے مسلح ہو رہے ہیں۔ کہ دنیا میں امن قائم کریں۔

**ویلنشیا۔** ۲۸ فروری۔ ویلنشیا سے آنے والے بعض مسافروں کا بیان ہے کہ باغیوں کی طرف سے لڑنے والے مراکشی عربوں نے لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔

**پورٹ سعید۔** ۲۸ فروری شاہ فاروق اپنی والدہ اور چھوٹی بہنوں کے ہمراہ جہاز "وائسرائے آف انڈیا" پر سوار ہوکر مارسلیز کو روانہ ہوگئے۔ وہ برطانیہ میں چار ماہ تک قیام کریں گے۔

**کلکتہ۔** ۲۸ فروری مسٹر اے کے فضل الحق نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس پر بنگال اسمبلی کے ۱۰۴ ارکان کے دستخط ہیں۔ اس اعلان میں مسلم لیگ پارٹی پرجا پارٹی اور انڈیپنڈنٹ ارکان نے اتحاد پر رضامندی ... مسٹر فضل حق کی قیادت میں جدید آئین کو کامیاب بنانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

**ٹریونڈرم۔** ۲۸ فروری۔ ٹراونکور لیجسلیٹو اسمبلی میں ہندو بیوگان کی دوبارہ شادی کے متعلق مسودہ قانون کی تیسری خواندگی کے بعد اس مسودہ کو پاس کر دیا گیا ہے۔

**سرمورہ۔** ۲۸ فروری۔ مہاراجہ سرمور نے حکم نافذ کیا ہے۔ جس کا مقصد ریاست سے چھوت چھات کو مٹانا ہے۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ریاست میں کسی شخص کو اس بنا پر سرکاری مناور محکمہ جات اور سکولوں میں داخل ہونے سے نہیں روکا جائے گا۔ کہ وہ اچھوت ہے۔

**لاہور۔** ۲۸ فروری۔ کل پنجاب کانگرس کے عہدیداروں کے انتخابات کے سلسلہ میں نیلی پوشوں اور احراریوں میں خوب ٹھکا فضیحتی ہوئی۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ نیلی پوش ٹھاکرداس پارٹی کے حامی تھے۔ اور احراری سنت رام پارٹی کے۔ احراریوں نے نیلی پوشوں پر حملہ کر دیا۔ اور ان پر اینٹیں برسائیں۔ جن سے چند اشخاص شدید طور پر مجروح ہوئے۔ شہر میں احراریوں کی مفسدہ پردازی کے خلاف نفرت و ملامت کا اظہار کیا جارہا ہے۔

**حیدر آباد دکن** ۲۸ فروری۔ علمائے دکن کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے اعلیحضرت شہریار دکن نے فرمایا۔ میں اسلام کا صحیح معنوں میں پیرو ہوں اور اسلام ہی کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ اسلام کے حلقہ اشاعت میں ہی مجھے موت آئے۔

**لنڈن** ۲۸ فروری۔ نیویارک کے وکلاء کی انجمن نے ۵۱۷ اور ۸۸ کے تناسب سے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں صدر جمہوریہ امریکہ کی اس تجویز کو نامنظور قرار دیا۔ کہ سپریم کورٹ کے ججوں کو ریٹائر کرنے یا ان کی تعداد بڑھانے کا اختیار صدر کو دیا جائے۔

**لاہور** ۲۸ فروری۔ آج گورنمنٹ کالج کی ہاکی ٹیم کے کپتان مسٹر کھنہ کی موت کی اطلاع موصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہاکی کھیلتے ہوئے گیند اس کے دل پر اس زور سے لگی کہ وہ جانبر نہ ہوسکا۔

**لاہور** ۲۸ فروری۔ لالہ سنت رام ایڈیشنل سپیشل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں بازی گروں۔ سپری جنوں۔ اور بھنگیوں کے ایک گروہ کو دس سال قید سے لے کر عبور دریائے شور تک کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ ان کے قبضہ سے پونے دو سو کے قریب اغوا کردہ بچے برآمد ہوئے تھے۔

**ٹوکیو** ۲۸ فروری۔ حکومت جاپان کا بجٹ نظر ثانی کے بعد ایوان مندوبین کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ بجٹ کی کل رقم ۲۸۱۵ ملین ہے۔

**ماسکو** ۲۸ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سٹالن کو چند لوگوں نے بم سے ہلاک کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بال بال بچ گیا۔ اس سلسلہ میں بہت سی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

**امرتسر** ۲۸ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۲ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۳ پائی۔ روئی ۱۵ روپے ۸ آنے سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ چاندی ۵۲ روپے ۸ آنے۔ ململ نمبر ۷۶ ۳۴ روپے ۵ آنے ۹۳۵ ۶ روپے ۹۲۶ ۴ روپے ۵ آنے ۲۶ ۱۲ روپے ۴ آنے ہے۔

**روما** ۲۸ فروری۔ حکومت اطالیہ نے ایک حکم کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ جزیرہ پونٹیلیریا سے ۸ میل کے اندر کوئی ہوائی جہاز پرواز نہ کرے۔ اس سے سمجھا جارہا ہے۔ کہ حکومت اٹلی بحیرہ روم میں اہم فوجی مرکز قائم کر رہی ہے۔

قاہرہ۔ بذریعہ ڈاک۔ اخبار "البلاغ" لکھتا ہے۔ کہ یہود کی بائیسویں سالانہ کانفرنس نے فلسطین میں یہودیوں کو آباد کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ اور بالاتفاق ایک قرارداد منظور کی گئی کہ آئندہ پانچ سال کے اندر ۳ لاکھ یہود کو فلسطین میں آباد کیا جائے۔ اور اسی طرح اسکے بعد بیس سال کے اندر ۲۰ لاکھ یہودیوں کو آباد کرنے کا ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی